ادبیات

تضمین بر غزل علامہ اقبالؔ

از جناب حمید صاحب لاہوری۔ ایم اے، ایم او ایل

عشقِ حقیقی، عشقِ مجازی   یہ خاکبازی وہ سرفراز
یہ حیلہ جوئی یہ حیلہ سازی   ”نے مہرہ باقی نے مہرہ بازی
جیتا ہے رومی ہارا ہے رازی“

ابلیس کی ہے تقلید اب تک   فطرت کی ہے یہ تمہید اب تک
تنویر میں ہے تسوید اب تک   ”روشن ہے جامِ جمشید اب تک
شاہی نہیں ہے بے شیشہ بازی“

معبود یزداں، میرا نہ تیرا   قرآں پہ ایماں میرا نہ تیرا
سنت ہے عنواں میرا نہ تیرا   ”دل ہے مسلماں میرا نہ تیرا
میں بھی نمازی تو بھی نمازی“

ہے خام یکسر اقدام اس کا   ہر وار ہوگا ناکام اس کا
جامِ ہلاکت ہے جام اس کا   ”میں جانتا ہوں انجام اس کا
جس معرکے میں ملّا ہوں غازی“

رادھا کی عشوہ بازی بھی شیریں   شیریں کی نغمہ سازی بھی شیریں
ہندی بھی اور شیرازی بھی شیریں   ”ترکی بھی شیریں، تازی بھی شیریں
حرفِ محبت نہ ترکی نہ تازی“

اے بت شکن اسے دل کی تلاشی   کتنے ہیں اس میں بت ہائے کاشی
یہ بت پرستی! یہ خواجہ تاشی   ”آذر کا پیشہ خارا تراشی
کارِ خلیلاں خارا گدازی“

شمس و قمر میں رخشندگی ہے   تاروں میں تجھ سے تابندگی ہے
فانی جہاں کی تو زندگی ہے   ”تو زندگی ہے پائندگی ہے
باقی ہے جو کچھ سب خاکبازی“